قتل کی مشورت کی۔ اسی واسطے ۱۵ر جولائی ۶۲۲ء جمعہ کے دن آپؐ نے مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ منورہ کو چلے گئے۔ دوسرے سال یعنی ۶۲۳ء میں بدر کا معرکہ ہوا۔ جس میں وہ سب معاندین اور مخالفین تباہ اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ (فصل الخطاب حصہ دوم ص ۸۹-۹۰)

۷۸- سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۸﴾

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا، یہ طریقہ کہ جب نبی نکلا تو قوم پر عذاب آیا۔
(تشحیذ الاذہان جلد ۹ نمبر ۱ ص ۴۶۳)

۷۹، ۸۰- اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰۤی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۸۰﴾

حدیث میں آیا ہے جُبِلَتِ الْقُلُوْبُ عَلٰی حُبِّ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْهَا۔ سلیم الفطرت لوگ ہوتے ہیں۔ ان کے دلوں میں کپٹ نہیں رہتی۔ ایسے لوگوں کی عادت ہے کہ جو اُن کے ساتھ نیکی کرے۔ وہ اس کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کس قدر احسان ہیں۔ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (ابراہیم: ۳۵) کہ گنے بھی نہیں جا سکتے۔ پس اس سے بڑھ کر کون محسن ہو سکتا ہے اور اس سے زیادہ کون سزاوار محبت و اطاعت ہو سکتا ہے؟

ایک معمولی بال سفید ہو جاوے تو انسان کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ ذرا سی ناک کٹ جائے یا آنکھ کی پتلی خراب ہو یا کان میں ضرر پہنچ جاوے تو کیا انجام ہوتا ہے۔ یہ خدا کے فضل سے سلامت رہتے ہیں۔ غرض ایسے محسن کی محبت و اطاعت کے اظہار کیلئے نماز ہے۔ جس کا حکم اس رکوع میں دیتا ہے۔ اور ان کے ادا کرنے کے اوقات بتائے ہیں جو پے در پے آنیوالے ہیں۔ تا کہ ایک نماز کے پڑھنے سے وہ جانیت کا اثر

ابھی باقی ہو کہ دوسرا آجائے۔ اہل اللہ تو آٹھ بار نماز پڑھتے ہیں۔ نماز صبح[۱] کے بعد اشراق[۲] پھر ضحی[۳] پھر ظہر[۴] کی نماز پھر عصر[۵] پھر مغرب[۶]۔ پھر عشاء[۷]۔ پھر تہجد[۸]۔

فَتَهَجَّدْ بِهٖ : ہجود کے معنے سونے کے ہیں۔ .... تہجد کے معنی ہیں۔ نیند کو ہٹا کر کھڑا ہونا۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

۸۱۔ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ
اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ
سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۱﴾

صِدْقٍ : عربی بولی میں ہر عمدہ چیز کو صدق کہتے ہیں۔ حتٰی کہ عمدہ تلوار کو بھی اَخُ صِدْقٍ بولتے ہیں۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

۸۲۔ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۲﴾

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ : یعنی عبادت اور ان دعاؤں کے بعد نصرتِ الٰہی آئے گی۔ اور بُطلان دُور ہو جائے گا اور تُو کہے گا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

تُو کہہ کہ آیا سچ اور نکل بھاگا جھوٹ بے شک جھوٹ ہے نکل بھاگنے والا۔

(فصل الخطاب حصّہ دوم صفحہ ۵)

اور کہہ دے حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ یقیناً باطل دُور ہونے والا ہی تو ہے۔

(تصدیق براہینِ احمدیہ صفحہ ۱۱۲)

۸۳۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۳﴾

مَاھُوَ شِفَآءٌ : میرا اعتقاد ہے کہ روحانی بیماریوں کے علاوہ ظاہری بیماریوں کی بھی شفاء کرتا ہے
(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

اور ہم قرآن سے مومنوں کیلئے شفاء اور رحمت اتارتے ہیں اور ظالموں کو اس سے گھاٹا نصیب ہوتا ہے۔ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۲)

۸۴۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَا
بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۴﴾

اور جب ہم انسان پر فضل کرتے ہیں منہ پھیر لیتا ہے اور اسی حال کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور جب اُسکو دُکھ پہنچتا ہے۔ ناامید ہو جاتا ہے۔ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۲)

۸۵۔ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ
اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۵﴾

کہہ دے ہر ایک اپنی طرز پر عمل کرتا ہے۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے اس کو جو سیدھی راہ پر ہے
(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۲)

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط : یہ آیت بہت مشکل ہے۔ مَیں نے اس کے سمجھنے میں بڑی محنت کی ہے۔ بہرحال شَاكِلَتِهٖ کے معنے ہیں " اپنے طریقے پر" ہر شخص اپنے نزدیک کوئی بات سوچ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں نے ایک نیک کام کیا یا نیک کام کا ارادہ کیا۔ اب اس نے جو اپنے طریق یا خیال یا ارادہ پر کام کیا ہو۔ تم اُسے اپنے رب کے سامنے پیش کرو۔ یعنی خدا کے کلام کے آگے مہرِ صداقت لگانے کیلئے پیش کرو۔ کیونکہ وہ اَعْلَمُ اور اَهْدٰى سَبِيْلًا ہے۔ اور پھر اس پر رائے زنی کرو کہ نیک ہے یا بد۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۰ء)

۸۶، ۸۷۔ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ